سوال

(262)آمین بالجہر کہنے والے کو مسجد سے نکالنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر کہنے والے کو کسی صورت میں مسجد سے نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ تفسیر احمدی کی عبارت زیل سے دلیل پکڑتے ہیں۔ کہ انکو مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٦٨ سورة الأنعام

"یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع" (تفسیر احمدی ص 255) ازملاجیون)

''یعنی قوم ظالمین جن کے پاس اللہ تعالیٰ نے بیٹھنا حرام فرمایا مبتدع فاسق اور کافر سب کو شامل ہے۔ لہذاان سب کے پاس بیٹھنا حرام ہے۔'' اسی طرح ایسے لوگوں کے متعلق یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں

"ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔"

''یعنی اپنی آپ کوان سے دور رکھو۔ اوران کواپنے سے دور کرو۔''

کیااس آیت اورروایت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آمین بالجہر کہنے والے کو مسجد سے نکال دیناچاہیے۔ یاان کا مطلب اور کچھ ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آمین بالجہر ایک ایسا فعل ہے۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے بہت سے فرقوں میں سنت مانا گیا ہے۔ جن چاراماموں کی تقلید کرتے ہیں۔ ان میں بھی اکثر آمین بالجہر سنت مانتے ہیں۔ اس لئے ایسا فعل کرنے والے کو مسجد سے نکالنا کسی طرح جائز نہیں۔ ایسے شخص کو بدعتی سمجھ کر مسجد سے نکال دینا اس کو عبادت مذکورہ کے ماتحت لانے کی کوشش کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جو فعل سب ائمہ دین یا اکثر یا بعض کے نزدیک سنت کے درجے تک پہنچ چکا ہواس کے کرنے والے کو بدعتی کہنے والا سخت غلطی کرتا ہے۔ جسٹس سید محمود جج ہائی کورٹالہ آباد نے مفصل بحث کر کے ثابت کیا تھا۔ کہ آمین بالجہر ان فعلوں میں سے ایک ہے جن کے لئے مسجد بنائی جاتی ہے۔ چاہے اس میں کسی امام کا اختلاف بھی ہو۔ پس ایسے فعل کو بدعت کہنے والا معاذ اللہ سخت مجرم ہے۔ کیونکہ اس کا یہ فتویٰ امام شافعی۔ اورامام احمد سے لے کر بغداد کے بڑے پیر صاحب تک پہمنچتا ہے۔ یہ سب حضرات آمین بالجہر کے قائل ہیں۔ لہذا ایسے فعل کو بدعت ہر گز نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ بدعت اس فعل کو کہتے ہیں۔ جو شریعت سے ثابت نہ ہو۔ جیسے قبروں پر گنبد

بنانا۔ یا چراغ جلانا۔ یا تعزیہ وغیرہ بنانا وغیرہ۔ ایسے کام کرنے والے بدعتی ہیں۔ اور عبارات مذکورہ انہی کے حق میں وارد ہیں۔ کہ ان کے ساتھ دوستانہ رنگ میں نشست برخاست نہ کی جائے۔ لیکن اگر یہ لوگ اگر مسجد میں نماز پڑھنے آیئں توان کو بھی نہ روکا جائے کیونکہ قرآن شریف میں ایسا کرنے سے منع آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَن أَظلَمُ مِمَّن مَنَعَ مَسـٰجِدَ اللَّهِ أَن يُذكَرَ فيهَا اسمُهُ وَسَعىٰ فى خَرابِها ١١٤ سورة البقرة

بریوی کونسل لندن کا فیصلہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یعنی آمین بالجہر کہنے والے کو مسجد سے نکالنا تو کیا امامت سے علیحدہ بھی نہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کے جواب میں صرف ایک ہی واقعہ کافی ہے۔ کہ دہلی کی جامع مسجد جو کہ گویا سارے ہندوستان کی جامع مسجد ہے۔ اس میں آمین بالجہر کہنے والے کو کوئی نہیں روکتا۔ چاہے آمین کہنے والا تمام نمازیوں میں اکیلا ہو۔ اس طرح مکہ شریف اور مدینہ شریف بلکہ کل اسلامی ممالک میں آمین بالجہر کہنے سے نہیں روکا جاتا۔ پس مسلمانوں کو ایسے کام سے بچنا چاہیے۔ جس کو قرآن شریف نے بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص454

محدث فتویٰ